Chapter 60 — **سورة الممتحنة** — Process of knowing the truth

آیات 13

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۗ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۗ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝١

1-اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو (تو اس بات سے آگاہ رہو کہ) تم میرے دشمنوں کو اور جو خود تمہارے دشمن ہیں دوست نہ بناؤ۔ (کیا تم نے غور کیا کہ) تم ان کی طرف دوستی کا پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ جو نازل کردہ سچائیاں تمہیں میسر آئی ہیں وہ انہیں تسلیم کرنے سے ہی انکار کر چکے ہیں۔ (اور ان کی دشمنی کا یہ عالم ہے کہ) انہوں نے تمہیں اور تمہارے رسول کو اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ (وجہ صرف یہ ہے کہ) تم اللہ پر ایمان لاتے ہو جو تمہارا رب ہے۔ (لیکن اے اہلِ ایمان! ذرا تم بھی سوچو کہ) اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری مرضی حاصل کرنے کے لئے (اپنا وطن چھوڑ کر اپنے گھروں سے) نکلتے ہو، تو پھر اُن کی طرف چھپا چھپا کر دوستی (کا پیغام کس لئے) بھیجتے ہو اور کیا ظاہر کرتے ہو۔ لہٰذا، تم میں سے جو کوئی ایسا کرے گا، تو کوئی شک و شبہ نہ رکھنا کہ وہ (زندگی کی) دُرست و متوازن سیدھی راہ سے بھٹک جائے گا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝٢

2-(اے اہلِ ایمان! اس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھو کہ) اگر یہ لوگ تم پر کبھی قابو پا لیں (تو پھر دیکھو کہ) ان کی دشمنی کا کیا عالم ہے اور یہ تمہیں اپنی زبانوں سے اور اپنے ہاتھوں سے کس کس قسم کی اذیت پہنچاتے ہیں۔ ان کی دلی تمنا یہ ہے (کہ وہ کسی نہ کسی طرح) تمہیں اس دین سے منحرف کر کے (اپنے جیسا بنا لیں)۔

تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٣

3-(یہ بھی ہوتا ہے کہ اہلِ ایمان میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ایمان لانے سے پہلے کفار و مشرکین کے ساتھ خون کے رشتے اور قربت داریاں تھیں۔ مگر یاد رکھو کہ) قیامت کے دن ہرگز نہ تمہاری رشتے داریاں اور نہ تمہاری اولاد ہی تمہارے کسی کام آسکے گی (یعنی تمہیں فائدہ صرف اعمال ہی دے سکتے ہیں)۔ (اس دن) اللہ تمہارے درمیان فیصلہ

معانقة 16 — السماع الوقف على القيمة 12

کر دے گا (یعنی اہلِ ایمان کو ایک طرف کر دے گا اور اہلِ کفر کو دوسری طرف کر دے گا)۔ (یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہوا سے اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④

4-(اور یہ بات جاننے کے لئے کہ اللہ کے دین کے مقابلے میں خون کے رشتوں کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے، اس سلسلے میں) یقیناً تمہارے لئے، ابراہیم اور اس کے ساتھیوں کا طرزِ عمل نہایت عمدہ نمونہ ہے (جو تمہارے دلوں کی کشمکش دُور کر کے ان میں سکون اور اطمینان پیدا کر دے گا)۔ انہوں نے اپنی قوم سے (جن سے ان کے خون کے رشتے تھے) کہہ دیا! کہ یقیناً ہم تم سے اور جن کی تم نے اللہ کو چھوڑ کر پرستش واطاعت شروع کر رکھی ہے اُن سے بھی تمہارے (غلط مسلک کی بناء پر) لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ لہٰذا، اس بناء پر تم میں اور ہم میں ہمیشہ کے لئے دشمنی اور عداوت رہے گی، تا آنکہ تم اللہ واحد پر ایمان لے آؤ۔ (تو اس صورت میں تم ہمارے دینی بھائی ہو جاؤ گے)۔ البتہ ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ ضرور کہا تھا کہ میں اللہ سے درخواست کروں گا (کہ وہ آپ کو ایمان عطا کر کے) آپ کی حفاظت کا سامان فراہم کر دے۔ (لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے وضاحت بھی کر دی تھی) کہ اللہ کے سامنے میں آپ کے لئے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ (بہر حال، ان لوگوں نے اپنی قوم کی قوت وشان کی پروا نہ کرتے ہوئے ان سے اپنے تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کر دیا اور بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے رب سے کہہ دیا کہ) اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ہم نے صرف تم پر بھروسہ کر رکھا ہے اور ہم نے صرف تیری طرف رجوع کیا ہوا ہے (کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ) ہم لوٹ کر تیری ہی طرف جا رہے ہیں۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤

5-اور (یہ بھی التجا کی کہ) اے ہمیں نشو ونما دینے والے! ہمیں ایسے لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا دینا جو کافر ہیں یعنی اُن کا جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کا انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔ اس لئے اے ہمیں نشو ونما دینے والے! تو ہمیں سامانِ حفاظت عطا فرما، کیونکہ اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تو ہی لامحدود غلبے اور تسلط کا مالک ہے اور تو ہی حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ؑ ﴿۶﴾

6-چنانچہ یہ حقیقت ہے (کہ ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں کا یہ تھا) وہ طرزِ عمل جس میں تمہارے لئے اور اس کے لئے (پیروی کا ایک) بہترین نمونہ ہے جسے اللہ (سے ملاقات) کی امید ہے (اور اسے یقین ہے کہ) آخرت کے دن (اسے اعمال کا جواب دینا پڑے گا)۔ لیکن جو شخص اس طرزِ عمل سے رُوگردانی اختیار کرے گا تو اس سے یقیناً (اس کا اپنا ہی نقصان ہوگا، اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ کیونکہ) اللہ کسی بات میں بھی کسی کا محتاج نہیں (غنی) اور وہ اپنی صفات میں ایسا بے خطا اور مکمل ہے کہ اُس پر خود بخود تحسین و آفرین طاری رہتی ہے (حمید)۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾

7-(بہر حال) تم جلدی نہ کرو۔ وہ ایسے حالات پیدا کر رہا ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ (اس وقت) تمہاری دشمنی ہے، ان میں اور تم میں یگانگت پیدا کر دے گا۔ کیونکہ اللہ تو وہ ہے جس نے پورے اختیارات کے ساتھ پیمانے مقرر کر رکھے ہیں اور وہ خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کر کے حفاظت میں لے لینے والا ہے (غفور) اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (رحیم)۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾

8-(جنگ، امن، دوستی اور دشمنی سے متعلق معاملات کے بارے میں بعض اور اصول بھی یاد رکھو کہ) اللہ تمہیں یقیناً اس بات سے نہیں روکتا کہ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں جنگ نہیں کی اور نہ ہی انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے تو تم ان سے کشادہ ظرفی کا سلوک کرو اور عدل و انصاف سے پیش آؤ (اور جیسا کہ تمہیں پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ، عدل و انصاف تو ایسے دشمنوں تک سے بھی کیا جائے گا جو تمہارے خلاف جنگ پر آمادہ ہوں، 5/8)۔ اس لئے کہ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾

9-(اصل میں) اللہ تمہیں جس بات سے روکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ جن لوگوں نے تمہارے خلاف دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے یا ایسا کرنے والوں کی مدد کی ہے تو تم ان لوگوں سے محبت اور یگانگت

کے تعلقات مت قائم کرو۔ (یادرکھو) جولوگ ان سے دوستانہ تعلقات قائم کریں گے تو وہ ظالم قرار پائیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا جَآءَكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامۡتَحِنُوۡهُنَّ‌ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِهِنَّ‌ۚ فَاِنۡ عَلِمۡتُمُوۡهُنَّ مُؤۡمِنٰتٍ فَلَا تَرۡجِعُوۡهُنَّ اِلَى الۡكُفَّارِ‌ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمۡ وَلَا هُمۡ يَحِلُّوۡنَ لَهُنَّ‌ؕ وَاٰ تُوۡهُمۡ مَّاۤ اَنۡفَقُوۡا‌ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ‌ؕ وَلَا تُمۡسِكُوۡا بِعِصَمِ الۡكَوَافِرِ وَسۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ وَلۡيَسۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقُوۡا‌ؕ ذٰلِكُمۡ حُكۡمُ اللّٰهِ‌ؕ يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ‏ ﴿۱۰﴾

10-اے اہل ایمان (ایسے مواقع آسکتے ہیں کہ جب) مومن عورتیں مہاجر ہوکر تمہارے پاس آئیں تو تم ان کے حالات کی تحقیق کرلیا کرو۔ اللہ تو جانتا ہے کہ ان (میں سے کون کون سچے) ایمان کے (ساتھ تمہاری طرف آرہی ہیں)۔ پھر اگر تم جان جاؤ کہ وہ واقعئ ایمان کی پختگی کے ساتھ آئی ہیں، تو پھر انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو (اس لئے کہ وہ اسلام میں داخل ہوچکی ہیں جب کہ ان کے شوہر کافر ہیں اور ایک مومن عورت کافر مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتی جس طرح ایک مومن مرد کا نکاح کافر عورت سے نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا، وہ مومن عورتیں) ان (کافروں) کے لئے حلال نہیں ہیں اور نہ وہ (کافر) مردان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ (اس لئے انہیں واپس کردینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ انصاف کا تقاضا یہ ہے) کہ ان لوگوں نے جو کچھ (ان عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کے سلسلہ) میں خرچ کیا ہو، وہ انہیں لوٹا دیا جائے۔ اس کے بعد، اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم ان عورتوں سے، ان کا مہر ادا کرنے کے بعد، نکاح کرلو اور (اے مسلمانوں) تم بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں مت روکے رکھو۔ (لہٰذا، جو کچھ تم نے ان عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کے سلسلہ میں) خرچ کیا تھا تو تم اسے ان کفار سے مانگ لو۔ اور ان کافروں کو بھی چاہیے کہ وہ تم سے اس کا مطالبہ کریں جو کچھ انہوں نے (ان عورتوں پر شادی کرنے کے سلسلہ میں) خرچ کیا ہو (جو مومن ہوکر ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں)۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے، اس لئے کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے، اور وہ حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں قائم کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

وَاِنۡ فَاتَكُمۡ شَىۡءٌ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ اِلَى الۡكُفَّارِ فَعَاقَبۡتُمۡ فَاٰتُوا الَّذِيۡنَ ذَهَبَتۡ اَزۡوَاجُهُمۡ مِّثۡلَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا‌ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اَنۡتُمۡ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ‏ ﴿۱۱﴾

11-اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کی طرف چلی جاتی ہے (یعنی وہ مسلمان بن کر نہیں رہنا چاہتی۔ اور وہ کفار اگر ایسی عورتوں کے سلسلہ میں واجب الادا رقم ادا نہ کریں، یا اس میں سے کچھ رکھ لیں تو اس کا حساب رکھو)۔ پھر جب تمہاری باری آئے (تو جو رقم تمہارے ذمہ واجب الادا ہو، اس میں سے وہ بقایا رقم وضع کر

کے) جن کی عورتیں جا چکی ہوں ، ان کو اتنا دو جس قدر انہوں نے خرچ کیا ہو ۔ (مگر یاد رکھو) اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے بچو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ۔

النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾

12- اے نبی ! جب مومن عورتیں (ہجرت کر کے) تمہارے پاس آئیں تو تم (اللہ کے نازل کردہ نظام کی مرکزی حیثیت رکھنے کی بناء پر) ان سے اطاعت کا عہد لیا کرو ۔ (اور وہ یہ) کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی یعنی وہ اللہ پر بھروسہ کم کر کے اس کے اختیار و اقتدار میں کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی ۔ چوری نہیں کریں گی ۔ زنا کی مرتکب نہیں ہوں گی ۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی ۔ اور کسی پر کوئی ایسا بہتان نہیں باندھیں گی جسے انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان باندھا ہو (یعنی جسے انہوں نے جان بوجھ کر اپنے آپ سے ہی گھڑ لیا ہو) ۔ اور معروف میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی (یعنی قرآن کے احکام کے مطابق معاملات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی ۔ اور اگر وہ یہ عہد کرتی ہیں) تو تم ان سے عہد لے لیا کرو ۔ (اور پھر اللہ کے نازل کردہ نظام کی طرف سے ان کی حفاظت کا انتظام کرو) اور اللہ سے ان کے لئے سامانِ حفاظت کے طلبگار رہو کیونکہ اللہ خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کر کے سامانِ حفاظت عطا کرنے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

ع 2 7 8 — النصف

13- (لہٰذا) اے وہ لوگو ! جو ایمان لائے ہو (تو یاد رکھو کہ کفار کے ساتھ تعلقات کے بارے میں اللہ نے اپنے احکام کی وضاحت کر دی ہے ۔ لہٰذا) وہ قوم جو اللہ کے غضب میں آ چکی ہے تو ان سے دوستداری کے تعلقات مت قائم کرو کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ آخرت (کی خوشگواریوں سے) ناامید ہو چکے ہیں جیسے کہ کفر کرنے والے لوگ قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں سے مایوس ہو چکے ہیں (یعنی اللہ کی گرفت کی بناء پر وہ قطعئی طور پر مایوس ہو چکے ہیں کہ اب نہ ان کی کوئی مدد کر سکے گا اور نہ کوئی انہیں تباہی سے ہی بچا سکے گا) ۔